طالبان تحریک کے کفر وارتداد اور گمراہی کے دلائل

۱- مرتدین وطواغیت کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا، ان کے اشاروں پر چلنا اور ان کے خفیہ اداروں کے احکامات بجا لانا۔

۲- مرتد روافض کے ساتھ دوستی اور ان کو اپنا بھائی قرار دینا۔

۳- طاغوتی سرحدوں کو تسلیم کرنا اور ان کا احترام کرنا۔

۴- فیصلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت پر کرنے کے بجائے قومی رواج اور جرگوں کے مطابق کرنا۔

۵- بے شمار مسلمانوں کے قاتل روسی حکومت کے ساتھ تعلقات رکھنا۔

۶- اپنے زیر تسلط علاقوں میں شرکیہ امور کو ترویج دینا اور شرک کے اڈے ختم نہ کرنا، حتی کے اپنے دور حکومت میں بھی انہوں نے کوئی شرک کا اڈا ختم نہیں کیا اور ان کے مرکزی مقام کندھار میں کھلم کھلا لوگ مزارات پر شرک انجام دیتے رہے۔

۷- کفار و مرتدین کے ساتھ مل کر موحدین کو قتل کرنا، جیسے ننگرھار اور کنڑ میں خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ اور خاک افغان میں معصوم ازبک مہاجرین کو پاکستانی سپیشل فورس کے ساتھ مل کر بے دردي سے شہید کرنا، حتی کے ان کی پاکدامن مہاجر خواتین اور بچوں تک کو قتل کرنا اور پھر اس گھناؤنے کھیل اور ظلم و جبر کو جہاد قرار دینا۔

۸- روافض کے کہنے پر، مخلص مجاہدین اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا۔

۹- مرتدین کی موت پر افسوس کا اظہار کرنا، حتی کے حمید گل جیسے مرتد کے جنازے میں امارت کے اہم رہنماؤں کا شرکت کرنا اور اس کو اپنا داہنا ہاتھ قرار دینا۔

۱۰- مؤمنین مؤحدین خلافت کے مجاہدین کو خوارج کہنا۔

۱۱- پڑوسی مرتد و کفری ممالک کے لئے امن کا اعلان کرنا جب کے وہ روزانہ

کی بنیاد پر مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

۱۲- مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کے فرنٹ لائن اتحادی مرتد ملک پاکستان میں اپنے دفاتر قائم کرنا، ان کے ساتھ تعلقات رکھنا، اس کو اپنا مرکز اور قلعہ بنانا۔ پاکستان کو اپنا دوسرا گھر اور اسلام کا قلعہ کہنا۔

۱۳- یہودیوں کے بین الاقوامی ادارے اقوام متحدہ کو تسلیم کرنا، حتیٰ کے اپنے دور حکومت میں بھی اس سے سیٹ کی درخواست کی تھی اور عبدالحکیم مجاھد کو اپنا نمائندہ مقرر کیا تھا۔

۱۴- مرتد حکومتوں قطر، روس، ایران، چین، قازقستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات رکھنا، وہاں اپنے دفاتر قائم کرنا۔

۱۵- مؤحدین اور قرآن و حدیث پر عمل کرنے والوں سے سخت نفرت رکھنا، ان کو کافر مرتد کہنا اور ان کے قتل کو جائز سمجھنا۔

۱۶- جہاد کو وطن پرستی کے ماتحت کرنا۔

۱۷- خوارج کی طرح خلافت کے لئے قریشی نسب کی شرط کا انکار کرنا، جو کہ صریح طور پر حدیث کا انکار ہے اور جس کا چند خوارج کے سوا امت میں سے آج تک کسی نے انکار نہیں کیا۔

۱۸- نشہ آور اشیاء کاشت کرنا، اس کی خرید و فروخت کرنا اور اس کو جائز سمجھنا۔۔۔ نیز امر بالمعروف و نھی عن المنکر سے لاتعلقی اور جہالت۔

۱۹- عقیدہ الولاء والبراء کا انکار کرنا اور اس سے مکمل لاتعلق ہونا۔

۲۰- دین صوفیت پر یقین رکھنا، حتیٰ کے امارت کے اکثر افراد کا مرتد پیر سیف الرحمن کا مرید ہونا۔ پیر سیف الشیطان متعدد وجوہات کی بنا پر مشرک تھا۔

۲۱- قاضی حسین احمد، مرسی، حمید گل، قطر کے شیخ اور ان جیسے دوسرے مرتدین کا احترام کرنا اور ان کے لئے دعائیں کرنا۔

۲۲- دنیا بھر کے مسلمانوں سے بیزاری کا اعلان کرنا اور صرف افغانستان کی آزادی کو اپنا مقصد قرار دینا۔

۲۳- شرعی حدود کا اجراء نہ کرنا اور اس کے مقابلے میں خود ساختہ حدود جاری کرنا، جیسے چور کا ہاتھ کاٹنے کے بجائے اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھانا۔ نیز طالبان کے اکثر افراد فعل قوم لوط کے عادی ہیں، ان پر حد

جاری نہ کرنا بلکہ خاموشی اختیار کرنا۔

۲۴- چرس سمیت دیگر منشیات کی کاشت کی نا صرف اجازت دینا بلکہ ان پر عشر و زکوٰۃ لے کر کھلے کفر کا ارتکاب کرنا۔ حتیٰ کہ آسٹریلیا کی کمپنی Cpharm کی معاونت سے حشیش پروسیسنگ پلانٹ قائم کرنا اور اس کے قیام کا اعلان کرنا۔

۲۵- ویلنٹائن ڈے کے موقع پر امریکی عوام کے نام محبت بھرا خط لکھنا، اس وقت جب امریکہ افغانستان سمیت دنیا بھر میں عوام المسلمین پر بلا دریغ بمباری و وحشت جاری رکھے ہوئے ہے۔

۲۶- افغانستان کی مرتد فورسز کی تکفیر نا کرنا، یہاں تک کہ امارت کا ایک ذمہ دار کمال ڈھٹائی کے ساتھ کہتا ہے ہم نے اپنے سارے جہاد میں کبھی بھی لفظ "مرتد" استعمال نہیں کیا۔

۲۷- موسیقی کو جائز قرار دینا۔ طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی کا کہنا کہ موسیقی اگر خیبر ٹی وی پر نشر ہوتی کوئی مسئلہ نہیں۔

۲۸- حکومتی ڈھانچے کو ظالم حکومتوں جیسے بنانا۔ حتیٰ کہ انہوں نے ظاہر شاہ کے دور کا آئین نافذ کر رکھا ہے۔

۲۹- ہندوؤں، سکھوں، روافض اور سنیوں کے حقوق کو ایک جیسا قرار دینا۔ یہاں تک کہ مفتی لطیف اللہ حکیمی کہتا ہے کہ افغانستان میں شیعہ، سنی، ہندو اور سکھ کے سوا کسی اور رہنے کی جگہ نہیں۔

۳۰- اپنی عوامی اور ثقافتی اشاعتوں اور نشریات میں دنیا کے تمام مسلمانوں سے بیزاری کا اعلان کرنا۔

۳۱- ظالم اور مرتد حکومتوں کے ساتھ دلی دوستی اور تعلقات رکھنا اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا۔

۳۲- ملی اردو (افغان آرمی) اور ازبکیوں کو قتل ناں کرنا اور جو اپنے یعنی رشتہ دار وغیرہ نہ ہوں تو قتل کرنا، یعنی مرتدین کے قتل میں بھی امتیاز کرنا۔

۳۳- اپنے زیر اقتدار علاقوں میں بیشتر مشرکانہ روایات کو فروغ دینا۔

۳۴- توحید پرست مؤمنوں سے علی الاعلان بیزاری اختیار کرنا اور یہ کہنا کہ سلفیوں وہابیوں کیلئے افغانستان میں کوئی جگہ نہیں۔

۳۵- دیگر مسالک جیسے اہل حدیث یا اشاعت توحید و سنت والوں سے ایسی

نفرت کرتے ہیں جو کافروں اور مرتدین کے ساتھ کرنا چاہیے تھی۔

۳۶- ہمیشہ اختلاف کو بھڑکانا، اور آخر میں کتاب و سنت کے داعیوں کے قتل کا حکم جاری کرنا۔

۳۷- خلافت اسلامیہ کے خلاف بغاوت کرنا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف خروج کیا ہے۔ یہاں تک کہ دوحہ میں دولت اسلامیہ کے خلاف امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے مدد طلب کرنا۔

۳۸- اسلام میں نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کا حکم یعنی امر بالمعروف اور نھی عن المنکر ایک خاص شاخ ہے، لیکن ان میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اس نام سے واقف بھی نہیں ہیں۔

۳۹- ذبیح اللہ مجاہد نے کہنا کہ ہم پڑوسی ممالک کو امن دیتے ہیں خواہ وہ کافر ممالک ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۰- ان میں مسجد اقصیٰ جیسے اسلامی مرکز کو آزاد کرنے اور برما، فلسطین، شام جیسے مظلوم مسلمانوں کا بدلہ لینے کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۴۱- کفر کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ اقوام متحدہ کفر کی ماں ہے، کفر کا سر ہے، اس پر فیصلہ کرنا کفر ہے۔ امارت نے اپنی پانچ سالہ قیادت میں عبدالحکیم مجاہد کو اپنا نمائندہ اور مولوی شہاب الدین کو سعودی عرب میں اپنا سفیر اور ملا عبدالسلام ضعیف کو پاکستان میں سفیر مقرر کیا گیا تھا اور یہ دونوں ممالک امریکہ کے اتحادی ہیں اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: حلیف القوم منھم اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: من یتولھم منکم فانہ منھم۔

۴۲- نواز خبیث پاکستان کا وزیر اعظم بنا تو مرسی نے مصر سے امارات کے قائدین کی طرف سے مبارکباد دی۔۔۔۔ یہ کونسا اسلام ہے!؟

۴۳- امارات کی میڈیا اسلام آباد اور پشاور سے فعال اور ایکٹیو ہے، لیکن خلافت کے مجاہدین کیلئے پہاڑوں میں رہنا بھی مشکل ہے۔

۴۴- کفار کے خوف سے حدود نافذ نہ کرنا۔ طالبان کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے دفتر کے ڈائریکٹر کا یہ کہنا کہ ہم حدود کو نافذ نہیں کرسکتے، کیونکہ اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر اقوام متحدہ ہمیں قبول نہیں کرے گی۔

۴۵- مرتد اردگان کی تعریف کرنا اور اسے اسلام کا بہت بڑا عالم قرار دینا۔ یہ

بات دوحہ میں سیاسی دفتر کے ترجمان ڈاکٹر محمد نعیم نے "القناة9" ٹی وی چینل کو ایک انٹرویو میں کہی۔

۴۶- دولت اسلامیہ کے حملہ میں مردار ہونے والے روافض کے لواحقین کو قندھار میں تینتیس ہزار ڈالر ادا کرنا۔

۴۷- بدھا کے مجسموں کو دوبارہ تعمیر کرنے کا اعلان کرنا۔ جنہیں ملا عمر نے تور دیا تھا۔

۴۸- ہندوؤں کو ہراساں کرنے والوں کو گرفتار کر کے تشدد کرنا اور سلفیوں کے قتل عام پر کوئی روک ٹوک نہ ہونا۔

۴۹- افغانستان میں روافض کے شرکیہ میلے اربعین میں ان کو سیکیورٹی فراہم کرنا۔

۵۰- احمد شاہ مسعود کی مزار کی دوبارہ تعمیر کرنا اور مزار پر پھول چڑھانا۔

۵۱- روسیوں کو أفغانستان میں شرک کرنے یعنی ووٹ ڈالنے کی اجازت دینا۔

۵۲- شیعہ روافض کو حکومت میں شامل کرنا۔ یہاں تک کہ ملا ذاکر ہاشمی کہتا ہے کہ ہم ان کو حکومتی نظام میں عہدے دیں گے۔

امارتِ طالبان کی کفر کی وجوہات اس سے بھی زیادہ ہیں۔ لیکن حق کو طلب کرنے والوں کیلئے یہی کافی ہے۔